قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ

٤٨٦

چوں نص بالا دال است بر توقف تذکر و منہ التصوف بر حصول لب

اعنی بہ العلم والتعرف۔ پس برائے تکمیل ایں ضرورت رسالہ

٥٦٣

التکشف عن مہمات التصوف

کہ ہم ذریعہ تکرم ست باین فن و تشرف، و ہم مزیل خشونت است و تعسف

از افادات حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فی ظلہ عن

التلہف والتاسف

حسب فرمائش محمد عثمٰن غفر لہ اللہ الرحمٰن مالک کتبخانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

اطلاع: کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی سے جملہ تصانیف حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی ملتی ہیں۔

کہ ان تینوں مذاہب مین تعارض ثابت نہین اور اگر کوئی حکیم یا طبیب تعارض کا قائل ہو اگر مدلول نصوص کی نفی کرے تو اُسپر واجب ہوگا۔ کہ تعارض یا نفی پر دلیل قائم کرے جسپر قیامت تک بھی قادر نہ ہوگا رہی یہ بات کہ ثواب وعقاب کس روح کو ہوگا۔ قبر مین بھی اور آخرت مین بھی سو روح طبی تو اوپر معلوم ہوچکا کہ وہ عناصر مین ملگئی اور اُسپر عقاب وثواب گو ممکن ہے مگر کہین مذکور نہین اسواسطے قائل ہونے کی کوئی ضرورت نہین بلکہ ظاہر یہی ہے کہ وہ مورد ثواب وعقاب نہین کیونکہ ممکن ہے کہ وہ مستحیل ہوکر پھر غذا بنے پھر اس غذا سے کسی دوسرے متغذی کے بدن مین بخار لطیف پیدا ہو اور اس شخص کے اعمال پہلے شخص کے خلاف ہون پھر یہ مرجاوے تو لازم آوے گا۔ روح واحد کا معذب ومتنعم ہونا اور یہ باطل ہے نیز اس روح کا ہمیشہ گھٹنا بڑھنا حرکت سے تحلیل ہونا مشاہدہ سے ثابت ہے اور روح مذکور فی الشرع کا (جس پر عذاب وثواب کا ذکر آیا ہے) بقا نصوص سے معلوم ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ بخار مورد عذاب ہے نہین ثواب نیز یہ بخار یہان ہی رہ جاتا ہے۔ اور روح شرعی کو ملائکہ کا لیجانا وارد ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے گو یہ احتمال بعید باقی ہے۔ کہ اس بخار مین کا کوئی ذرہ یا چند ذرات اول سے آخر تک بدن انسانی مین باقی رہتے ہون اور روح غیر عنصری کے ساتھ ملائکہ اُسکو بھی لیجاتے ہون اور اسوجہ سے یہ ذرات دوسرے بدن مین نہ پہونچ سکتے ہون لیکن بلادلیل ہم نہ اسکے معتقد ہونگے اور نہ اس نفی کو مدلول شرعی قطعی کہین گے واللہ اعلم البتہ ظاہر یہ ہے کہ آمورد نہین۔ اب دو روحین باقی رہگئین ایک غیر عنصری دوسری مجرد سو ایسا مظنون ہوتا ہے۔ کہ دونون مثاب ومعاقب ہین لیکن غیر عنصری کو تو ثواب وعقاب حسی ہوتا ہی اور مجرد کو ثواب وعقاب عقلی ہوتا ہے قبر مین بھی اور آخرت مین بھی اور غالباً اب یعنی دنیا مین بھی کسی راحت وکلفت پہونچنے کے وقت ایسا ہی ہوتا ہے کہ دونون متالم ومتنعم ہوتی ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اب رہی یہ بات کہ ان دونون روحون کا تالم وتنعم بواسطہ تعلق بدن کے ہے یا بلاواسطہ سو ممکن تو دونون امر ہین لیکن نصوص سے یون معلوم ہوتا ہے کہ بعد موت کے اس روح یعنی جسم غیر عنصری کا تعلق بدن کے ساتھ رہتا ہے۔ اب یہ کہ وہ کونسا بدن ہے۔ آیا یہی بدن دنیوی یا اور کوئی بدن تو اسکی کوئی ایسی تصریح وارد نہین جسمین احتمال مخالف کا نہ ہے لیکن مظنون یہ ہے کہ وہ دوسرا بدن ہی جیسا حدیثون مین اجواف طیر خضر وغیرہ آیا ہے۔ اُس بدن کو اہل کشف بدن مثالی[عــہ] کہتے ہین یعنی وہ بدن اسی بدن کی شکل یعنی خاص خاص صفات وکیفیات مین اسکے مشابہ ہے۔ اور بعض حدیثون سے اس کا زیادہ پتہ لگتا ہے چنانچہ حدیث مین آیا ہے۔ کہ آدم علیہ السلام کو اُنکے پیدا کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے مٹھی کھولکر دکھلائی فاذا فیہا آدم[عــہ] وذریتہ رواہ الترمذی اور ظاہر ہے۔ کہ آدم علیہ السلام عالم حس مین موجود تھے پھر مٹھی مین کونسے آدم تھے اس سے معلوم ہوا کہ اس بدن کے علاوہ کوئی دوسری چیز بھی ہے اور اُس دوسری چیز کو آدم کہا جس سے متبادر بدن مع الروح ہے۔ سو بدن تو یقیناً متعدد ہوا رہی روح سو ممکن ہے کہ ایک ہی روح

عــہ اس مثال سے وہ مراد نہین جو لفظ عالم مثال مین مثال سے مراد ہے جسکی تحقیق کلید مثنوی مین کسی قدر لکھی گئی ہے ۱۲

عــہ ویتاید بما قلت بما فی بعض الحواشی علے قولہ فاذا فیہا آدم وذریتہ ای مثال آدم ومثل بنیہ فی عالم الغیب ۱۲ منہ

دونون بدن سے متعلق ہو چنانچہ حدیث معراج سے کہ بعض انبیاء علیہم السلام کو آپ نے متعدد جگہہ دیکھا ظاہر یہی معلوم ہوتاہے کہ وہ ابدان مختلفہ تھے اور ایک روح سبکی مربی تھی اسی وجہ سے دوسرے بدن کو بھی اُسی نام سے مسمی کیا گیا رہا یہ کہ ایک روح دو بدن کے ساتھ کس طرح متعلق تھی سو اسکے چند طرق ہو سکتے ہین ممکن ہے کہ ایک مین ساری و نافذ ہو اور دوسرے مین روحانی قوت سے متصرف ہو اور ممکن ہے کہ دونون مین روح غیر عنصری کے کچھ کچھ اجزا ہون اور ان دونون مین روح مجرد تصرف کرتی ہو کہ کبھی اُنکو جمع کردے کبھی متفرق نیز بعض اولیاء کو ایسے واقعات حیات دنیا مین بھی پیش آئے ہین پس جب بدن متعدد ہوا بدن مثالی کا وجود ثابت ہو گیا اور کیا عجب کہ میثاق کے وقت یہی ابدان ہون البتہ بعض احادیث مین رد روح الی الارض وعود فی الجسد آیا ہے جس سے اسی بدن دنیوی کے ساتھ تعلق اور بدن مثالی سے عدم تعلق متبادر ہوتا ہے سو ممکن ہے کہ سوال کے وقت وہ روح بدن مثالی کے اندر ہو کر ارض کی طرف بھیجی جاتی ہو اور اس بدن عنصری کے ساتھ اُس مجموعہ کو ایک گونہ متعلق کر کے سوال اُسی روح و بدن مثالی سے ہوتا ہو مگر یہ تعلق عادۃً کسی حکمت سے اُسی وقت شرط ہو جبکہ جسد عنصری باقی ہو۔ اور اگر وہ متفرق و متلاشی ہو گیا ہو تو سوال وغیرہ اُسی مجموعہ روح و بدن مثالی سے ہو جاتا ہو خواہ ارض مین یا غیر ارض مین پھر بعد سوال اُس روح کا پھر آسمان کی طرف لیجایا جانا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُس سے سب ارواح ملتی ہین کیونکہ آخران سے بھی یقیناً کبھی سوال ہوا تھا اور برزخ مؤمنین کا یہی مکان ہے جو کہ آسمان پر ہے مسمی بہ علیین جیسا کہ برزخ کفار کا ارض سفلی مین ہے مسمی بہ سجین کما رواہ السیوطی فی شرح الصدور وبشری الکئیب عن روایات کثیرۃ منہا قول کعب جوابا لسوال ابن عباس اما علیون فالسماء السابعۃ فیہا ارواح المومنین واما سجین فالارض السابعۃ السفلی فیہا ارواح الکفار رہا حدیث نم کنومۃ العروس جس سے بظاہر کون الروح فی القبر متوہم ہوتا ہے سو عند التامل اس قول کے فی القبر ہونے سے نوم کا فی القبر ہونا لازم نہین آتا کہ معارض عروج الی علیین کے ہو گو من وجہ قبر سے بھی تعلق رہتا ہو اور نوم کہ عبارۃ ہے۔ راحت سے نیز منافی لقاء وکلام کے نہین اب رہا قصہ آخرت کا سو نصوص مین تصریح ہے کہ یہی بدن عنصری زندہ کیا جاویگا چنانچہ ارشاد ہوا ہے کما بدأنا اول خلق نعیدہ ومثلہ فی الاحادیث اور اُس بدن کے ساتھ وہ روح بمعنی جسم غیر عنصری تو ضروری ہی متعلق ہو گی لیکن یہ روح عنصری ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی متعلق ہو کیونکہ یہ بھی اجزاء بدن سے ہے پس حشر مین یہ بھی شریک ہوگا۔ اور یہ اشکال کہ اس بدن کو کسی نے کھالیا ہو۔ اور وہ اُسکا جزو بدن ہو گیا ہو یا یہ بخارات کسی اور کے جزو بدن ہو گئے ہون پھر یہ کیسے اعادہ کئے جاوین گے باین وجہ مدفوع ہے اُنمین سے کچھ اجزاء اصلیہ ایسے ہون کہ وہ اس دستبرد سے محفوظ رہتے ہون وہ سب اعادہ کئے جاوین رہا روح مجرد کا تعلق سو مظنون یہ ہے کہ قبر اور آخرت دونون مین وہ مثل تعلق دنیوی کے ہو دلیل ذلک کلہ ظاہر قولہ تعالے کما بدأنا اول خلق نعیدہ کیونکہ تشبیہ کا تام ہونا جیسا کہ ظاہر تشبیہ کا

مدلول ہے اسی کو مقتضی ہے پھر جنت و دوزخ مین بھی یہی بدن جاوے گا اور اس کے واسطہ سے روح کو الم یا لذت ہوگی جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ روح مجرد کو عقاب و ثواب عقلی ہوگا اور روح مادی کو حسی واللہ اعلم

تنبیہ

اور جاننا چاہیئے کہ یک روح کا علی سبیل التعاقب بدن عنصری پھر بدن مثالی کے ساتھ متعلق ہونا خواہ وہ بدن برزخ مین رہے جیسا کہ عادت غالبہ اسکے لئے یہی ہے خواہ اس عالم مین بھی کبھی اسکا ظہور ہوجاوے یا یہ ظہور روح کا کسی بدن عنصری کی ساتھ ہو جو بعد حصول مقصود فوراً مضمحل و منحل ہوجاوے۔ جیسا بعض اولیاء یا شہداء سے منقول ہے ان مین سے کوئی صورت مستلزم تناسخ نہین کیونکہ تناسخ کی حقیقت یہ ہے۔ کہ دوسرا بدن جو مثل بدن اول کے ہو حدوثاً و بقاءً و فناءً اسکے ساتھ روح اول کا متعلق ہونا بغرض جزا و سزا کے اور یہ قیود یہان مفقود ہین) یہ تمثل کہلاتا ہے۔ جیسا ملائکہ کو ہوتا ہے۔ جبکہ اس عالم مین نظر آتے ہین قال اللہ تعالیٰ فتمثل لہا بشرا سویا اور تناسخ گو عقلاً متساوی الوجود والعدم ہی کیونکہ نہ اسکے وجوب پر کوئی عقلی دلیل قائم ہے نہ اسکے امتناع پر لیکن نقلاً منتفی ہی لقولہ تعالیٰ قالوا ربنا امتنا اثنتین الخ فلو صح التناسخ لما صح کون الاماتۃ اثنتین و الا الاحیاء الا اثنتین فافہم

خلاصہ تمامتر تقریر کا یہ امور ہوئے بعضے قطعاً بعضے ظناً بعضے امکاناً۔

امر اول مذہب روح کے بارہ مین پانچ ہین نمبر۱۔ قول حکماء متقدمین کا کہ جوہر مجرد قدیم ہے۔ نمبر۲۔ قول حکماء متاخرین کا کہ جوہر مجرد حادث بعد البدن ہے۔ نمبر۳۔ قول صوفیہ مکاشفین کا کہ جوہر مجرد حادث قبل البدن ہے نمبر۴۔ قول علماء متکلمین کا کہ جسم غیر عنصری ہے نمبر۵۔ قول اطباء کا کہ جسم عنصری ہے۔

امر دوم۔ باطل ان مذاہب مین یہ ہین قول نمبر۱ قول نمبر۲۔

امر سوم الحق ان مذاہب مین یہ ہین قول نمبر۳ قول نمبر۴ قول نمبر۵۔

امر چہارم اقوال نمبر۳ و نمبر۴ و نمبر۵ مین روح کے جو تین مصداق ہین تینون حادث ہین۔

امر پنجم یہ تینون بدن انسانی کے متعلق ہین نمبر۳ بواسطہ نمبر۴ کے اور نمبر۴ بواسطہ نمبر۵ کے۔

امر ششم نمبر۴ و نمبر۵ جسم اور مکانی ہین اور نمبر۳ مجرد اور غیر مکانی ہے۔

امر ہفتم بعد موت کے نمبر۵ عناصر مین ملجاتی ہی اور نمبر۴ برزخ مین رہتی ہے۔ اور نمبر۳ بحالہ غیر متمکن ہے۔

امر ہشتم مثاب و معاقب برزخ مین نمبر۳ و نمبر۴ ہین۔

امر نہم انکا تالم و تلذذ برزخ مین بواسطہ بدن مثالی کے ہوتا ہے۔

امر دہم آخرت مین تینون روحین نمبر۳ و نمبر۴ و نمبر۵ بدن عنصری سے متعلق ہونگی واللہ اعلم۔

الحمد للہ کہ تبییض رسالہ ہذا کی ۲۴۔ محرم ۱۳۲۶ھ ہجری کو مقام علیگڈھ مین ختم ہوئی اور تسوید اسکی رسالہ قصد السبیل کے ساتھ ہوئی تھی اتفاقات وقت سے تبییض مین اسقدر توقف ہوا والخیر فیما وقع۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ